رسائل و مسائل

مشترکہ خاندانی نظام

سوال: میری شادی کو ۱۰ برس ہو گئے ہیں۔ میرے شوہر جماعت اسلامی کے کارکن ہیں، تحریکی لٹریچر اور رسائل کا مطالعہ بھی کرتے ہیں۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں جب بھی اپنے شوہر سے الگ گھر کا مطالبہ کرتی ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ "موقع ملنے پر لے دوں گا۔ ابھی میرے بھائی اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہوئے ہیں"۔ ۱۰ سال میں یہ موقع نہیں آ سکا۔ میرے میاں ٹیچر ہیں۔ ہمارے پانچ بچے ہیں۔ گھر کا سارا خرچ وہی اٹھاتے ہیں۔ اب جب کہ تین چھوٹے بھائی جن میں سے ایک سعودی عرب میں ملازم ہے، دوسرا محکمہ جنگلات میں اور تیسرا بھائی ہومیو پیتھک ڈاکٹر ہے اور معقول آمدنی رکھتے ہیں، کیا ان حالات میں الگ گھر کے لیے میرا مطالبہ جائز نہیں، جب کہ مجھے سسرال والوں کے ساتھ رہنے میں دشواری بھی ہے؟ ان حالات میں شرعاً میرے شوہر کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اسلام عدل و احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، منکرات اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ ج یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ o (النحل ۱۶: ۹۰) اللہ تعالیٰ عدل و احسان اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، منکر اور ظلم سے روکتا ہے۔ وہ تمھیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

گھروں کو عدل و احسان اور صلہ رحمی کا نمونہ بنانا اور ہر طرح کی بے حیائی اور منکرات اور ظلم و زیادتی سے پاک کرنا، اسلام کا اوّلین تقاضا ہے۔ خاندان اور معاشرے اور ریاست ہر جگہ ان تین مثبت بنیادوں کو قائم کیا جائے گا اور مذکورہ تینوں برائیوں سے روکا جائے گا۔ گھر اور خاندان کے تمام افراد کی طرح ایک شخص کی بیوی کے بھی حقوق ہیں اور ان حقوق میں سے اولین حق یہ ہے کہ اسے نان و نفقہ اور رہایش دی جائے۔ ایسی رہایش جس میں وہ آزادی کے ساتھ اپنے شوہر کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کر سکے اور اس کی پرائیویسی پوری طرح قائم ہو۔ جس میں اس کے اذن کے بغیر داخلہ نہ ہو اور اس کی چیزیں محفوظ ہوں۔

شوہر اپنی استطاعت کے مطابق اسے ایسی رہایش فراہم کرے گا۔ ایک ایسی حویلی جس میں بہت سے کمرے ہوں' ان کمروں میں ایک شخص کے ماں باپ' بہن بھائی رہایش پذیر ہوں تو اس میں ایک کمرہ ایسا بھی ہونا چاہیے جس میں اس کی بیوی رہایش پذیر ہو اور وہ آزادی کے ساتھ اس کمرے میں آ جا سکتی ہو۔ دوسرے الفاظ میں وہ اس کی اور اس کی بیوی کی مختص رہایش گاہ ہو۔ ایسی صورت میں ضروری ہے کہ مشترکہ رہایش گاہ میں عدل ہو' کسی کی حق تلفی نہ ہو' کوئی شخص کسی کی مختص رہایش گاہ میں آزادانہ آمدورفت نہ رکھے بلکہ وہ استیذان کے ضابطوں کو ملحوظ رکھے۔ لوگوں کے آرام اور خلوت کے اوقات کا خیال رکھے۔ ایک حویلی یا چار دیواری میں رہنے والے شرم و حیا' پردے اور ستر کے آداب کا خیال رکھیں۔ ایک چار دیواری میں ایک آدمی اپنے بھائیوں کے ساتھ رہتا ہو تو لازم ہے کہ بھائی ایک دوسرے کے حرم میں آنے جانے کے شرعی ضابطوں کے تابع رہیں۔

مشترکہ رہن سہن میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اخراجات کا بوجھ عدل کے ساتھ سارے لوگوں پر پڑے' کسی ایک پر بوجھ پڑے گا تو تعلقات زیادہ دیر اچھے نہیں رہیں گے۔ ایک شخص پر جہاں اس کی بیوی کے حقوق ہیں وہاں ماں باپ' بہن بھائیوں کے حقوق بھی ہیں۔ اسے سب کا خیال رکھنا ہے۔ ماں باپ' بہن بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی کی خاطر اسے بسااوقات ان کے ساتھ رہنے کی ضرورت اور حاجت بھی ہوتی ہے۔ جب تک وہ اس قابل نہ ہو جائیں کہ الگ الگ رہ سکیں' اس وقت تک انھیں اکٹھا رہنا پڑتا ہے۔ اس لیے ایک شخص اگر اپنی بیوی کو ایسی رہایش دیتا ہے جس میں اسے مذکورہ بالا تحفظات حاصل ہوں تو اس کے بعد وہ یہ مطالبہ نہیں کر سکتی کہ اسے مشترکہ رہایش گاہ کی چار دیواری سے الگ مکان خرید کر' تعمیر کر کے یا کرائے پر لے کر دیا جائے اور اس کے لیے ایک شخص اپنے بھائیوں کے ساتھ مشترکہ بود و باش چھوڑ دے۔ بیوی کو ایسے مطالبے کا حق نہیں ہے (فقہ السنہ' ج ۲' ص ۱۸۰' امساک الزوج بمنزل الزوجیة)۔ البتہ اگر بھائی ایک دوسرے کی مدد کے محتاج نہ رہیں' مشترکہ رہایش میں انھیں ایسی سہولتیں حاصل نہ ہوں کہ پرائیویسی قائم رکھ سکیں اور پردے اور ستر کے آداب کی پابندی کر سکیں' جگہ تنگ ہو یا بہتر جگہ کی طرف منتقلی پیش نظر ہو تو باہمی مشورے سے متبادل انتظام کر سکتے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں عموماً مشترکہ خاندانی نظام کا رواج ہے جس کے نتیجے میں لوگ سکون اور اطمینان محسوس کرتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون اور ہمدردی اور غمگساری سے پیش آتے ہیں۔ جب خاندان کا دائرہ وسیع ہو جاتا ہے تو آہستہ آہستہ الگ الگ رہایشوں کا انتظام کر لیتے ہیں۔ حالات کے مطابق نیک نیتی کے ساتھ اکٹھی رہایش رکھنے اور الگ الگ رہایش اختیار کر لینے کی گنجایش کتاب و سنت اور ماضی کے اسلامی معاشروں کے تعامل سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ط قُلْ

اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ ط وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُکُمْ ط وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَاَعْنَتَکُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (البقرہ ۲: ۲۲۰) آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے ایسا طریقہ اختیار کرنا جس میں ان کی بہتری ہو' اچھا ہے۔ اور اگر تم انھیں اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمھارے بھائی ہیں۔ اور اللہ جانتا ہے مصلح کو مفسد سے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ تمھیں مشقت میں ڈال دیتا۔ اللہ غالب حکمت والا ہے۔۔۔

لہٰذا جس طرح یتیم کے مال کا معاملہ ہے اسی طرح بھائیوں کا آپس میں مشترکہ رہایش اور بود و باش اختیار کرنے کا مسئلہ ہے۔ اس میں ایسا طریقہ اختیار کرنا جس میں سب کے لیے سہولت ہو' کسی کی حق تلفی نہ ہو' شرعی آداب کی خلاف ورزی نہ ہو' ضروری ہے۔

مشترکہ رہایش ہو تو اس میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اس میں کسی کے آرام و سکون اور عزت و آبرو کو خطرہ نہ ہو۔ ایک شخص کی بیوی کو مشترکہ رہایش سے کوئی جسمانی اور ذہنی تکلیف نہ پہنچتی ہو۔ سسرال کے لوگ اس کے حقوق اور آرام کا پورا خیال رکھیں اور اس کے لیے مشترکہ رہایش میں احکام شرعیہ پر عمل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

آپ نے اپنے بارے میں جو سوال کیا ہے مذکورہ بالا اصول کی روشنی میں اس کا جواب یہ ہے کہ اگر آپ کو مشترکہ رہایش میں پرائیویٹ کمرہ اور الگ رہایش میسر ہے تو پھر شوہر کی اس بات کی کہ "اس کے بھائی ابھی تک اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل نہیں ہو سکے" رعایت کریں۔ انھیں مزید موقع دیں تا کہ وہ اپنے بھائیوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے بعد مکمل الگ رہایش اختیار کرنے کی پوزیشن میں آجائیں۔ آپ کے شوہر بھی حالات کا جائزہ لے کر یہ رائے قائم کریں کہ جو کام انھیں کچھ عرصے بعد کرنا ہے 'گھریلو ماحول بہتر کرنے کی خاطر ابھی کر سکتے ہیں' تو یہ بھی مناسب ہو گا۔

الگ رہایش میں جہاں مشترکہ رہایش کے مسائل سے آدمی محفوظ ہو جاتا ہے وہاں تنہائی کا احساس بھی ہوتا ہے اور باہمی تعاون کے سلسلے میں رشتے داروں اور بہن بھائیوں کا اس طرح تعاون حاصل کرنے سے محروم ہو جاتا ہے جس طرح مشترکہ رہایش گاہ میں مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ واللّٰہ اعلم! (مولانا عبدالمالک)

مشترک خاندان اور مشکوک آمدنی

س: برعظیم میں عام طور پر مشترکہ خاندانی نظام رائج ہے جس میں تمام ذرائع آمدن کو اکٹھا کر دیا جاتا ہے اور اس مشترکہ آمدنی سے خاندان کے تمام اخراجات پورے کیے جاتے ہیں۔ سوال یہ